صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 25 جولائی 2016ء

روزنامہ

الفضل

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editoralfazl@gmail.com

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 25 جولائی 2016ء 20 شوال 1437 ہجری 25 وفا 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 167

سیدہ مریم صدیقہ کی آمین

مریم نے کیا ہے ختم قرآں
اللہ کا ہے یہ اس پہ احساں
الفاظ تو پڑھ لیے ہیں سارے
اب باقی ہے مطلب اور عرفاں
اللہ سے یہ مری دعا ہے
ان کو بھی کرے وہ اس پہ آساں آمین
توفیق ملے اسے عمل کی
کامل ہو ہر اک جہت سے ایماں آمین

(حضرت مصلح موعود)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مولوی غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے متعلق حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی لکھتے ہیں:۔

مولانا کو قرآن کریم سے ازحد محبت ہے۔ بلکہ ایک عشق ہے۔ خالی وقت میں قرآن کریم پر تدبر کرتے ہیں۔ مولانا نے بعض قرآنوں پر ہزاروں مرتبہ پڑھا ہوگا۔ اکثر حصہ قرآن کریم کا حفظ ہے۔ بیماریوں کی وجہ سے سارا قرآن حفظ نہ کر سکے۔ تاہم بہت حد تک حافظ ہیں۔

مولانا اکثر طالب علموں کو قرآن کریم حفظ کرانے کی کوشش کرتے اور بلکہ بار ہا فرماتے کہ قرآن کریم حفظ کرنا مشکل ہی نہیں۔ ہر روز دو تین آیت حفظ کر لیں اور ان کو سنن اور نوافل میں اور وتروں میں پڑھتے رہے۔ جب خوب حفظ ہو گئیں۔ پھر آگے کی آیتیں حفظ کر لیں اور حقیقت میں یہ طریق نہایت ہی عمدہ ہے۔ اس سے مولانا کی محبت قرآنی کا پتہ چلتا ہے۔

مولانا نے جب پہلی شادی کی تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ایک چھوٹے سے مکان میں رہتے تھے۔ میں اس وقت ان سے سلسلہ القراۃ العربیہ کا پہلا حصہ پڑھتا تھا۔ مولانا کے گھر میں چلا جایا کرتا تھا کیونکہ میں اس وقت بچہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا کی شادی کو ابھی دو تین دن ہی ہوئے تھے مگر مولانا اپنی بیوی کو روزانہ باقاعدہ قرآن کریم ترجمے سے پڑھاتے تھے۔ میں ان کی اندرون خانہ زندگی پر اس سے زیادہ بحث نہیں کر سکتا کیونکہ اس وقت مجھ کو زیادہ شعور نہ تھا۔ تاہم مجھ کو خوب یاد ہے کہ مولانا شادی کے بعد معاً ہی اپنی مرحومہ بیوی کو قرآن کریم پڑھانے لگ گئے تھے اور اگر ان کے گھر میں کوئی بات ہوتی تو قرآن کی۔ (الحکم 21 ستمبر 1923ء ص 5)

حضرت ملک مولا بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کو قرآن عظیم کے مطالعہ اور اس پر غور وتدبر کرنے کا بہت شوق تھا۔ جب کسی آیت کی لطیف تفسیر ذہن میں آتی اسے نوٹ کر لیتے۔ ''الفضل'' اور ''ریویو آف ریلیجنز'' انگریزی میں آپ کے کئی مضامین چھپے ہوئے ہیں۔

(الفضل 27 اکتوبر 2008ء)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب بچپن میں اپنے والدین کے ساتھ قادیان گئے اور حضرت مسیح موعود کو قرآن شریف کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ حضرت مسیح موعود سن کر بہت خوش ہوئے اور ان کو پیار سے گود میں بٹھا لیا۔ (روزنامہ الفضل ربوہ 23 جنوری 1953ء)

حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب قرآن مجید کے حافظ تھے اور کلام اللہ سے ان کو گہرا عشق تھا۔ آپ نے سکول میں قرآن مجید حفظ کرنے کا اس طرح انتظام کر رکھا تھا کہ کلاسوں کے لحاظ سے قرآن مجید کے پاروں کو حفظ کرنے کے لئے تقسیم کیا ہوا تھا۔ ہر کلاس کے دو سیکشن ہوا کرتے تھے۔ چھٹی سے لے کر کلاس دہم تک پانچ کلاسیں تھیں۔ ہر کلاس کے ذمہ چھ چھ پارے حفظ کرنے کے لئے لگا دیئے جاتے تھے۔ اسی طرح سکول کے سارے طلباء اگر جمع ہوں تو سارا قرآن مجید زبانی سنا جا سکتا تھا۔ کلاسوں کے انچارج اس کام کے ذمہ وار ہوا کرتے تھے۔

(سید محمود اللہ شاہ صاحب ص 87)

آپ کے متعلق مکرم منیر احمد صاحب بانی لکھتے ہیں:۔

مجھے خوب یاد ہے ہماری جماعت میں ہر طالب علم کے ذمہ ایک رکوع تھا اس طرح ساری کلاس نے مل کر پورا پارہ یاد کر لیا اور سارے سکول نے مل کر پورا قرآن پاک حفظ کر لیا۔ (الفضل 28 فروری 2011ء)

موصیان کو وقف عارضی کی تحریک

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم القرآن اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کر دیئے جائیں۔''

(الفضل 10 راگست 1966ء ص 3)

اب نظام وصیت خدا تعالیٰ کے فضل سے وسعت پذیر ہے تو وقف عارضی کے نظام کو موصیان میں مربوط کرنے کی ضرورت ہے اور موصی صاحبان کو اس بارہ میں فکر کرنی چاہئے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اس بابرکت تحریک میں شمولیت اختیار کر کے اس کے ثمرات سے مستفیض ہوں۔

(مرسلہ: نظارت تعلیم القرآن ووقف عارضی)

مریم شادی فنڈ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو آخری مالی تحریک فرمائی وہ مریم شادی فنڈ ہے۔ مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا جا سکے گا۔'' (الفضل 6 مئی 2003ء)

احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ جزاکم اللہ (ناظر اعلیٰ)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مکرم ہارون چوہدری صاحب

جماعت احمدیہ ناروے کی پہلی امن کانفرنس 2016ء

مورخہ 19/ اپریل 2016ء کو جماعت احمدیہ ناروے کو پہلی امن کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ کانفرنس بیت النصر اوسلو کے مسرور ہال میں ہوئی جس میں 2 ہزار سے زائد احباب نے شرکت کی۔ جن میں پارلیمنٹ ممبرز اور کثرت سے لوکل کونسلرز اور دیگر شہروں کے میئرز اور نائب میئرز شامل تھے۔

کانفرنس کی صدارت محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض مکرم نور احمد بولستاد صاحب نے سرانجام دیئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نے مہمانوں سے خطاب کیا جس میں بتایا کہ جماعت احمدیہ عالمگیر کے موجودہ خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دنیا میں امن کے قیام کی انتہائی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اس خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مختلف دورہ جات اور خطابات پر مشتمل ایک مختصر ویڈیو دکھائی گئی۔ بعدازاں مہمانوں کے خطابات کا آغاز ہوا۔

سب سے پہلا خطاب سٹیٹ سیکرٹری ناروے Ms. Ingvild Stubb نے کیا۔ ناروے کی وزیراعظم نے ان کو اپنے محبت بھرے پیغام کے ساتھ بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شکر ہے کہ امن کے لئے کسی نے یہ قدم بڑھایا ہے۔ یہ وقت ڈرنے کا نہیں ہے بلکہ اکٹھے کھڑے ہونے کا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ مذہبی اقلیتوں کی مشکلات کو عالمی سطح پر اٹھاتے رہتے ہیں۔ پھر انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ کا دنیا میں ایک بہت اہم کردار ہے۔ آخر پر انہوں نے وزیراعظم کی طرف سے امن کانفرنس منعقد کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

دوسرا خطاب Mr. Peder Weidemann Eigset (پولیٹیکل ایڈوائزر) نے کیا۔ ناروے کے وزیر خارجہ نے ملک میں نہ ہونے کے باعث ان کو اپنے محبت بھرے پیغام کے ساتھ بھیجا۔ انہوں نے بتایا کہ وزیر خارجہ صاحب نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور اوسلو میں امن کانفرنس منعقد کرنے پر خوشی کا اظہار کیا ہے۔ بعدازاں انہوں نے کہا کہ وہ جماعت احمدیہ کی مشکلات اقوام متحدہ میں اٹھاتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی اٹھاتے رہیں گے اور انہوں نے جماعت سے ملنے والی معلومات کا شکریہ ادا کیا۔

تیسرا خطاب Mr. Raymond Johansen (Chief Executive of Oslo) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ امن کانفرنس کی کوشش جو آپ نے کی ہے نہایت عمدہ ہے۔ ایسی کانفرنسیں نہایت ضروری ہیں اور یہ بہت اعلیٰ اخلاق ہیں کہ آپ نے اوسلو میں امن کانفرنس کا انعقاد کر کے امن کی کوششوں کیلئے پہل کی ہے۔ ہمیں چاہئے کہ ہم اکٹھے ہو کر امن کے قیام کے لئے کوششیں کریں اور اس راہ میں تمام مشکلات کا مقابلہ کریں۔ بعدازاں بیت الذکر کی خوبصورتی کی تعریف کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

چوتھا خطاب Mr. Trygve Slagsvold Vedum (Leader Center Party) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ یہاں آکر بہت اچھا لگا۔ مجھے آپ کے مذہب میں بہت دلچسپی ہے۔ زندگی کی بنیاد طعام پر ہے اور اگر خوراک نہیں تو امن بھی نہیں۔ آخر پر انہوں نے دوبارہ بیت الذکر آنے کی خواہش کا اظہار کیا اور امن کے قیام کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

پانچواں خطاب Mr. Jan Bhler (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ پولیس کو یہاں دیکھ کر بہت خوشی ہوئی ہے کیونکہ اعتماد بہت ضروری ہوتا ہے۔ انہوں نے یورپ میں آجکل کے بڑھتے خوف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بہت ضروری ہے کہ سب کے ساتھ اچھا تعلق ہوتا کہ ہم ایک دوسرے پر اعتماد کرسکیں۔ امن کے لئے اعتماد ہونا بہت اہم ہوتا ہے۔ ہمیں شدت پسندی کے خلاف اکٹھے ہو کر کام کرنا پڑے گا۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ جو دین کے کاموں میں آگے ہیں انہیں چاہئے کہ معاشرے میں بھی سامنے آئیں اور حصہ لیں۔

چھٹا خطاب Ms. Kristin Vinje (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے بیت الذکر آنے کا بہت شکریہ ادا کیا اور بتایا کہ انہیں کئی مرتبہ یہاں آنے کی توفیق ملی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امن کے قیام کے لئے بہت ضروری ہے کہ مذہبی آزادی پر اپنے خیالات کا اظہار کیا جائے۔ تعلیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے انہوں نے آنحضرتؐ کی حدیث کا ذکر کیا اور بینر کی طرف اشارہ کیا جس پر وہ حدیث لکھی ہوئی تھی اور کہا کہ تعلیم سمجھ پیدا کرتی ہے۔

ساتواں خطاب Mr. Billy Taranger (جنرل سیکرٹری کرسچن ڈیموکریٹک پارٹی) کا تھا انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ انہیں لندن پیس کانفرنس میں شامل ہونے کی توفیق ملی اور حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں بڑی محنت کے ساتھ امن کے قیام کی کوشش کر رہی ہے اور اپنے خطاب کے اختتام پر حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیس کانفرنس لندن کے خطاب سے ایک اقتباس نارویجن میں ترجمہ کر کے سب کو سنایا۔

آٹھواں خطاب مکرم گلفام ملک صاحب (ممبر صوبائی اسمبلی ہیمبرگ) نے کیا جو کہ جرمنی سے تشریف لائے تھے۔ انہوں نے اپنا خطاب جرمن زبان میں کیا اور بعدازاں انگریزی میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ Dialogue دنیا میں امن کے لئے بہت ضروری ہے۔ ہم سب کو امن کے لئے اور زیادہ محنت کرنی پڑے گی۔ وطن سے محبت کرنا دین کا حصہ ہے اور یہ بات نئے آنے والے مہاجرین کو سمجھانا بہت ضروری ہے۔

نواں خطاب Mr. Hans Sverre Sjvold (Police Chief of Oslo) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے بیت الذکر آنے کی پہلے بھی توفیق مل چکی ہے اور ہمیشہ یہاں پر اعلیٰ مہمان نوازی بہت عمدہ کھانا اور ہمیشہ پُرامن ماحول پایا ہے۔ انہوں نے پولیس ڈائریکٹر کا سلام پیش کیا۔ انہوں نے اچھے باہمی تعاون کا بہت شکریہ ادا کیا اور کہا کہ مجھے ہمیشہ بہت خوشی ہوتی ہے یہاں آکر اور خطاب کرنے کا شکریہ ادا کیا۔

دسواں خطاب Mr. Brd Vegar Solhjell (Member of Parliament) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک بے چین وقت میں ہیں۔ جس مشکل کا سامنا ہم آج کر رہے ہیں اسی مشکل کو لوگوں نے کئی سو سال سے برداشت کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے یاد ہے وہ میٹنگ جو لاہور میں دو بیوت الذکر پر حملوں کے بعد بیت نور اوسلو میں ہوئی تھی۔ انہوں نے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک اقتباس کی طرف اشارہ کیا جو ایک بینر پر سامنے لکھا ہوا تھا اور کہا کہ یہ تعلیم ہم سب کے لئے بہت اہم ہے۔ آخر پر انہوں نے کہا کہ مختلف تنظیموں کے لوگوں کو ایک ہی جگہ اکٹھا کرنے کا اور ملانے کا بہت شکریہ ادا کیا۔

گیارہواں خطاب Mr. Kjell Magne Bondevik (لیڈر اوسلو پیس سینٹر اور سابق وزیراعظم ناروے) نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ پوری دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کے لئے مشہور ہے۔ دعوت کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ مذہب کو بدنام کرنے کے لئے شدت پسندی اس کے ساتھ لگائی جاتی ہے جبکہ کسی بھی مذہب کی تعلیم کا شدت پسندی سے کوئی تعلق نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج ضرورت ہے کہ ہم سب اکٹھے ہو جائیں۔ ہمیں مختلف چیزوں کی برداشت اپنے اندر پیدا کرنی ہوگی اور دوسروں کی پاکیزہ چیزوں کی عزت کرنی ہوگی۔ قرآن شریف اور کتاب مقدس دونوں ہی امن کی تعلیم دیتی ہیں۔ مذہب تبدیل کرنے کے حق کو کئی ممالک میں برداشت نہیں کیا جاتا۔ ہم اوسلو پیس سینٹر والے اس کوشش میں لگے ہوئے ہیں اور لگے رہیں گے تاکہ آپ کو یہ حق اور عزت ملے۔ آپ لوگوں سے ہمیشہ مل کر بہت خوشی ہوتی ہے۔ آخر پر انہوں نے جماعت احمدیہ کے کاموں کو سراہا اور کہا کہ آپ لوگ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کام کر رہے ہیں وہ قابل تحسین ہے اور آج اوسلو میں امن کانفرنس جو منعقد کی ہے اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

بارہواں خطاب Ms. Marianne Borgen (Mayor of Oslo) نے کیا۔ انہوں نے دعوت کا شکریہ ادا کیا اور امن کانفرنس منعقد کرنے کا بھی شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے کہا کہ امن کا مطلب دوستانہ تعلقات ہوتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ افسوس سے کہنا پڑ رہا ہے کہ آج کل کے زمانہ میں کئی لوگ دین پر انگلی اٹھاتے ہیں۔ ہمیں اکٹھے اس کا مقابلہ کرنا ہوگا۔

کانفرنس کا اختتامی خطاب مہمان خصوصی مکرم سر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے کیا۔ انہوں نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ بعدازاں قرآن کریم سے امن کی تعلیم پیش کی۔ آخر پر انہوں نے احمدیت کی مدد اور تعاون کے لئے سب کو دعوت دی اور کہا کہ آج ہم سب کو اکٹھے ہو کر اپنی اگلی نسلوں کے لئے محنت کرنی ہوگی اور ناروے کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔

بعدازاں محترم زرتشت منیر احمد خان صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ ناروے نے تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا۔ محترم سر ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد کھانا پیش کیا گیا اور بعداز طعام مہمانوں کو بیت الذکر دکھائی گئی اور بیت الذکر میں لگی نمائش دیکھنے پر مہمانوں نے بہت تعریف کی اور خوشی کا اظہار کیا۔

خدا سے دعائیں مانگو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’یہ قویٰ جو انسان کو دئے گئے ہیں اگر وہ ان سے کام لے تو یقیناً ولی ہوسکتا ہے۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اس امت میں بڑی قوت کے لوگ آتے ہیں جو نور اور صدق اور وفا سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اس لئے کوئی شخص اپنے آپ کو ان قویٰ سے محروم نہ سمجھے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے کوئی فہرست شائع کر دی ہے جس سے یہ سمجھ لیا جائے کہ ہمیں ان برکات سے حصہ نہیں ملے گا۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم ہے۔ اس کی کریمی کا بڑا گہرا سمندر ہے، جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ اور جس کو تلاش کرنے والا اور طلب کرنے والا کبھی محروم نہیں رہا۔ اس لئے تم کو چاہئے کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر دعائیں مانگو اور اس کے فضل کو طلب کرو۔‘‘

☆............☆............☆

سیرت رفقاء حضرت مسیح موعود

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب، مفتی محمد صادق صاحب، میر محمد اسحٰق صاحب، یعقوب علی عرفانی صاحب

محترم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب نے وفات سے کچھ عرصہ قبل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی ایک ایمان افروز تحریر کی کاپی مجھے ارسال فرمائی۔ یہ تحریر دراصل ایک پیغام کی صورت میں ہے جو آپ نے مجلس خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ کے ایک اجلاس کے نام بھجوایا تھا۔ مکرم چوہدری صاحب ان دنوں مہتمم مقامی ربوہ کے طور خدمت سرانجام دے رہے تھے۔

یہ مختصر، جامع اور ایمان افروز تحریر احباب جماعت کے مطالعہ کے لئے اشاعت کی غرض سے بھجوا رہا ہوں۔

(مکرم عطاء المجیب راشد صاحب)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ خدام الاحمدیہ گول بازار ربوہ 8 فروری 1959ء کو ایک جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ جس کی غرض و غایت حضرت مسیح موعود کے چار (رفقاء) کے اوصاف حمیدہ بیان کرنا ہے۔ یہ چار (رفیق) یہ ہیں (1) حضرت صاحبزادہ مولوی عبداللطیف شہید (2) حضرت مفتی محمد صادق صاحب (3) حضرت میر محمد اسحاق صاحب اور (4) حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب۔ اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ چاروں (رفقاء) جماعت احمدیہ کے نہایت ممتاز رکن تھے اور انہوں نے سلسلہ احمدیہ کی خدمت کا بہت اچھا موقعہ پایا۔

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب

حضرت مولوی عبداللطیف صاحب شہید تو گویا مجسم خدمت تھے کیونکہ انہوں نے اپنے خون سے احمدیت کے پودے کو سینچا اور سرزمین کابل میں ایک نہایت مبارک بیج کا کام دیا جو انشاء اللہ دن بدن پھولتا اور پھلتا چلا جائے گا اور حضرت مسیح موعود نے شہید مرحوم کی بہت تعریف فرمائی ہے بلکہ ان کے بالوں کو یادگار اور تبرک کے طور پر سالہا سال تک اپنی بیت الدعا میں لٹکائے رکھا اور اب یہ بال میرے پاس محفوظ ہیں۔

شہید مرحوم نے صداقت کی خاطر سنگسار جیسی ہیبت ناک سزا کو اس طرح ہنستے ہوئے برداشت کیا کہ گویا ایک شخص پھولوں کی سیج پر لیٹا ہوا ہے۔ لاریب ان کا نمونہ قربانی کے میدان میں جماعت کے نوجوانوں کے لئے ایک نہایت مبارک نمونہ ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پیچھے آیا اور بہتوں سے آگے نکل گیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب

پھر حضرت مفتی محمد صادق صاحب بھی حضرت مسیح موعود کے خاص الخاص (رفقاء) میں سے تھے اور حضرت مسیح موعود ان کے ساتھ بچوں کی طرح محبت کیا کرتے تھے۔ ان کا ذکر اکثر ''ہمارے مفتی صاحب'' کے پیارے الفاظ سے فرمایا کرتے تھے اور حضرت مفتی صاحب بھی حضرت مسیح موعود کی محبت کے اتنے دلدادہ تھے کہ گویا ایک پروانہ ہے جو اپنی محبوب شمع کے اردگرد گھوم رہا ہے۔ ان کی روح حضرت مسیح موعود کی محبت میں بالکل گداز تھی۔ حضرت مفتی صاحب کو مسیحی مذہب کا خاص مطالعہ تھا اور مسیحی پادری ان سے اس طرح بھاگتے تھے کہ گویا ان کے سامنے آنے سے ان کی روح فنا ہوتی ہے۔ اخبار بدر کی ایڈیٹری کے زمانہ میں بھی حضرت مفتی صاحب نے نمایاں خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے حضرت مسیح موعود کی ڈائریوں اور خطبات کو محفوظ کیا اور حضرت مسیح موعود کی دعاؤں سے نمایاں حصہ پایا۔

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب گو حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں بچہ تھے مگر بعد میں ان کو اللہ تعالیٰ نے (دین) اور احمدیت کی خاص خدمت کا موقعہ عطا فرمایا۔ حدیث کے علم سے ان کو خاص عشق تھا اور ان کے حدیث کے درس میں ایسا رنگ نظر آتا تھا کہ گویا ایک عاشق اپنے معشوق کی باتیں بیان کر رہا ہے۔ مذہبی مناظرات میں بھی انہیں کمال حاصل تھا اور وہ اپنے دلائل کو اس طرح سجا کر بیان کرتے تھے کہ فریق مخالف بالکل بے بس ہو کر دم بخود رہ جاتا تھا۔

حضرت میر صاحب مرحوم نے جو خدمات لنگر خانہ کے افسر کے طور پر اور پھر مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر کی حیثیت میں سرانجام دیں وہ ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ بچوں کی تعلیم اور خصوصاً یتیموں کی تربیت ان کے ایمان کا جزو تھی۔ بیشمار یتیم اور غریب و نادار بچے ان کے طفیل علم و عمل کے زیور سے آراستہ ہو کر دین کے بہادر سپاہی بن گئے۔ مہمان نوازی بھی حضرت میر صاحب کا طرہ امتیاز تھی اور ان کے لئے ہر مہمان ایک مجسم خوشخبری تھا جس کی خدمت میں وہ روحانی لذت پاتے تھے۔

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب

پھر حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بھی بہت ممتاز (رفقاء) میں سے تھے۔ وہ السابقون الاولون میں سے تھے اور سلسلہ کی تاریخ کے کسٹوڈین تھے۔ انہوں نے بڑی محنت سے سلسلہ کی تاریخ اور حضرت مسیح موعود کے سوانح کا مواد جمع کیا اور اس میدان میں بہت قیمتی لٹریچر اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ گو افسوس ہے کہ وہ اسے مکمل نہیں کر سکے۔

اخبار الحکم بھی ان کا ایک خاص کارنامہ ہے جسے جماعت احمدیہ کا سب سے پہلا اخبار ہونے کا شرف حاصل ہے۔ حضرت مسیح موعود اخبار الحکم اور بدر کو اپنے دو بازو فرمایا کرتے تھے اور اس میں شبہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں ان دو اخباروں نے بہت نمایاں بلکہ خاص الخاص خدمت کی توفیق پائی۔ حضرت عرفانی صاحب نے خدا کے فضل سے بہت لمبی عمر پائی مگر باوجود اس کے ان کا قلم آخر عمر تک (دین) اور احمدیت کی خدمت میں مصروف رہا۔ اس طرح ان کی وفات گویا جہاد کے میدان میں ہوئی۔ وہ ان چاروں ممتاز (رفقاء) میں سے سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ احمدیت قبول کرنے میں غالباً وہ حضرت مفتی صاحب سے بھی زمانہ کے لحاظ سے پہلے تھے اور صداقت کی تائید میں وہ ایک برہنہ تلوار تھے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بزرگوں کی روحوں پر اپنی رحمت کی بارش برسائے اور جنت میں ان کا مقام بلند کرے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے میدان میں جماعت کے لئے ایک نہایت اعلیٰ نمونہ ہے۔ ...... جماعت کا فرض ہے کہ ان کی زندگیوں کا مطالعہ کر کے اپنے لئے مشعل راہ پیدا کرے۔ ان میں سے ہر ایک اپنے رنگ میں ایک ستارہ ہے اور ہر ایک، ایک خاص قسم کے نور (کا) حامل ہے اور ہر ایک حضرت مسیح موعود کی پاک صحبت کی طفیل ایک مقناطیس ہے بشرطیکہ جماعت کے نوجوان اپنے اندر مجذوبیت کی صفت پیدا کریں۔

خاکسار

مرزا بشیر احمد

لاہور۔ 6 فروری 1959ء

جماعت احمدیہ کینیڈا کی پچاس سالہ تقریبات

مکرم زکریا ورک صاحب

2016ء میں جماعت احمدیہ عالمگیر کے کینیڈا میں قیام کو پچاس سال مکمل ہو چکے ہیں۔ اس سلسلہ میں تین شہروں میں تقریبات منائی جا چکی ہیں۔ مورخہ 8 مئی 2016ء کو ٹورنٹو کے سٹی ہال کے سامنے وسیع میدان نیتھن فلپ سکوائر میں پچاس سالہ تقریب کے سلسلے میں پانچ ہزار احمدی احباب اکٹھے ہوئے۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد محترم لال خاں ملک صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے حاضرین سے خطاب کیا۔

ٹورنٹو کے میئر جان ٹوری John Tory، صوبہ اونٹاریو کی پریمیر محترمہ کیتھلین ون Kathleen Wynn، کینیڈین پارلیمنٹ کے متعدد ممبر ڈاکٹر کرسٹی ڈنکن، جوڈی سگرو Judy Sgro، سلمیٰ زاہد اور صوبہ کے پارلیمنٹ کے ممبران سٹیج پر موجود تھے۔ ٹورنٹو شہر کے کونسلر اور سابق ممبر آف پارلیمنٹ جم کاری جیانس Jim Karijiyanis نے ماسٹر آف سیری مونیز کے فرائض سرانجام دئے۔

ڈاکٹر کرسٹی ڈنکن Christy Duncan نے وزیراعظم جسٹن ٹروڈو کی طرف سے پیغام تہنیت پڑھ کر سنایا۔ نیز امیر صاحب کو سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ پریمیئر ون Wynn نے اپنی تقریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور سرٹیفکیٹ پیش کیا۔ ٹورنٹو شہر کے میئر جان ٹوری نے کہا کہ جماعت سے میرا تعارف آج سے تیس سال قبل ہوا جب میں وکیل تھا۔ میرے دفتر میں نسیم مہدی تشریف لائے اور تعمیر ہونے والی بیت الذکر کا ماڈل پیش کیا جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ پریمیئر ون، ڈاکٹر کرسٹی ڈنکن خوبصورت شلوار قمیض میں ملبوس تھیں اور سر کو ڈھانپا ہوا تھا۔

کینیڈا کے صوبہ البرٹا کے شہر میں فورٹ میکمری Fort McMurray میں جنگل کی آگ سے اسی ہزار شہری ہر چیز چھوڑ کر انخلاء پر مجبور ہو گئے۔ کئی ہزار مکان آگ سے خاکستر ہو چکے ہیں۔ ان کی حالت بڑی کسمپرسی کی ہے۔ امیر صاحب کینیڈا نے جماعت کی طرف سے ایک لاکھ ڈالر کا عطیہ دینے کا عندیہ دیا۔ مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا اس وقت دس لاکھ پاؤنڈ فوڈ جمع کرنے کی مہم چلا رہی ہے۔ فوڈ بینکس اور غرباء میں فوڈ تقسیم کیا جا سکے۔ خوشی کی بات یہ ہے کہ چھ لاکھ پاؤنڈ فوڈ جمع ہو چکی ہے۔ یہ بہت بڑا کارنامہ ہے۔

اگرچہ مطلع ابر آلود تھا مگر گاہے بگاہے سورج نکل آتا تھا۔ ہلکی بوندا باندی بھی ہوتی رہی مگر تمام احباب بڑے غور سے تقاریر کو سننے میں محو رہے۔ سٹیج کو اچھی طرح سجایا گیا تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کا سٹال بھی موجود تھا جہاں لوگ عطیات دے رہے تھے۔ بک سٹال کے اردگرد پوسٹرز لگے ہوئے تھے۔

تمام احباب و خواتین نے نماز ظہر کھلے اسکوائر میں تیز بارش کے باوجود ادا کی۔ جس کے بعد ان کی تواضع پیزا، سموسہ اور برفی سے کی گئی۔ پانچ سو سے زیادہ کاروں کی فری پارکنگ ایک گیراج میں کی گئی جس کیلئے والنٹیئرز نے بہت عمدہ انتظام کیا تھا۔ ٹورنٹو کے علاوہ قریب کے دیگر شہروں ہملٹن، اوشاوا، بیری، نیاگرا فالز سے بھی احباب نے اس تاریخ ساز تقریب میں حصہ لیا۔

اللہ تعالیٰ اس کے نیک نتائج ظاہر فرمائے۔

مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب

موجودہ دور میں جدید ایجادات کا مفید استعمال

شوریٰ 2016ء میں تجویز نمبر 2 یہ تھی کہ موجودہ دور میں جدید ایجادات کے مفید استعمال کے بارہ میں آگاہی کی ضرورت ہے۔سوشل میڈیا گزرتے دنوں کے ساتھ ہماری زندگی میں اہمیت اختیار کرتا جارہا ہے۔معلومات اور رابطے کیلئے کروڑوں افراد آپس میں ایک دوسرے سے منسلک ہیں۔جدید ایجادات اور خصوصاً سوشل میڈیا کے مفید اور مثبت استعمال کے بارہ میں مجلس شوریٰ لائحہ عمل تجویز کرے تاکہ اس کے منفی اثرات جیسے بے پردگی، افواہ سازی، وقت کا ضیاع، گپ، جھوٹ اور دھوکہ دہی وغیرہ کے بداثرات سے احمدی معاشرہ محفوظ رہے۔ (الفضل 4/اپریل 2016ء)

ایک اور پہلو سے آجکل جو چیز احباب جماعت کو پریشان کر رہی ہے وہ حضرت مسیح موعود اور جماعت کی کتب کے حصول اور پھر اس کے مطالعہ سے متعلق ہے۔

اللہ تعالیٰ کا کتنا احسان ہے کہ اس نے ہمارے لئے یہ مشکل آسان کردی اور ہمیں ایک ایسا راہنما عطا فرمایا جو بروقت ہماری راہنمائی کرتا ہوا نظر آتا ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15/اکتوبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں ہماری راہنمائی کیلئے سورۃ المرسلات آیت 2 تا 12 کی تلاوت اور ترجمہ کے بعد فرمایا:

’’قسم ہے پے در پے بھیجی جانے والیوں کی، پھر بہت تیز رفتار ہوجانے والیوں کی، پھر واضح فرق کرنے والیوں کی، پھر انتباہ کرتے ہوئے صحیفے پھینکنے والیوں کی، حجت یا تنبیہ کے طور پر، یقیناً جس سے تم ڈرائے جا رہے ہو لازماً ہو کر رہنے والا ہے۔

فرمایا آج خدا تعالیٰ نے ان کتابوں کو نشر کرنے کے اور مخالفین کے جواب دینے کے پہلے سے بڑھ کر ذرائع مہیا فرما دیئے ہیں جو تیز تر ہیں کتابیں پہنچنے میں وقت لگتا ہے اب تو یہاں پیغام نشر ہوا اور وہاں پہنچ گیا۔یہاں کتاب پرنٹ ہوئی اور دوسرے end سے نکال لی گئی آج حضرت مسیح موعود کی کتب قرآن کریم اور دوسرا (۔) لٹریچر انٹرنیٹ کے ذریعہ ٹی وی کے ذریعہ نشر ہونے کی نئی منزلیں طے کر رہا ہے۔جو تیزی میڈیا میں آجکل ہے آج سے چند دہائیاں پہلے ان کا تصور بھی نہیں تھا پس یہ مواقع ہیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائے ہیں .... یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ جدید ایجادات اس زمانہ میں ہمارے لئے اس نے مہیا کی ہیں ہمارے لئے یہ مہیا کر کے (۔) کے کام میں سہولت پیدا فرما دی ہے اور ہماری کوشش اس میں یہ ہونی چاہئے کہ بجائے لغویات میں وقت گزارنے کے۔ان سہولتوں سے غلط قسم کے فائدے اٹھانے کے۔ان سہولتوں کا صحیح فائدہ اٹھائیں۔ان کو کام میں لائیں اور اگر اس گروہ کا ہم حصہ بن جائیں جو مسیح (موعود) کے پیغام کو دنیا میں پہنچا رہا ہے تو ہم بھی اس گروہ میں شامل ہو سکتے ہیں ان لوگوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کی خدا تعالیٰ نے قسم کھائی ہے‘‘۔

(روزنامہ الفضل 30 نومبر 2010ء)

حضرت مسیح موعود تنبیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اے سونے والو بیدار ہو جاؤ! اے غافلو اٹھ بیٹھو کہ ایک انقلاب کا وقت آ گیا ہے یہ رونے کا وقت ہے نہ سونے کا اور تضرع کا وقت ہے نہ ٹھٹھے اور ہنسی اور تکفیر کا۔

پس بغیر کسی پریشانی کے ہمیں ان ایجادات کے مفید استعمال کی طرف فوری بھرپور اور خصوصی توجہ دینی چاہئے۔

ای بک ریڈر کے فوائد اور تعارف

آج کے دور میں کتب کے مطالعہ کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں تو پھر دیر کس بات کی۔جدید ٹیکنالوجی کے ذریعہ کتب کے مطالعہ کے بارے میں کچھ معلومات پیش کرتا ہوں یقیناً مفید ثابت ہوں گی اور موجودہ پریشانی کم ہو جائے گی۔

آج کل ان کتب کے مطالعہ کیلئے جدید قسم کے ای بک ریڈرز (Ebook Readers) بھی مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔ان میں بھی مطالعہ کے لئے بہت سی سہولیات مہیا کی گئی ہیں۔مثلاً

☆آپ ایک وزنی کتاب کی بجائے ریڈر کی بدولت سہولت سے مطالعہ کر سکتے ہیں۔

☆ای بک ریڈر سے مطالعہ کے لئے کسی لیمپ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہوتی۔بلکہ موبائل فون کی طرح اس میں بھی روشنی ہوتی ہے۔جس کو آپ اپنی مرضی سے کم یا زیادہ کر سکتے ہیں۔

☆ریڈرز کو استعمال کرنے کے لئے چارج کرنا پڑتا ہے۔اچھے ریڈرز کئی کئی دن تک ایک دفعہ چارج کرنے کے بعد استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

☆ریڈرز میں آپ اپنی مرضی کی جگہوں کو نشان زدہ کر سکتے ہیں اور نوٹس وغیرہ بھی لے سکتے ہیں۔

☆اگر کسی لفظ کا مطلب آپ نہیں جانتے تو آپ کو الگ سے لغت دیکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ ریڈر میں ہی لغت سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ان ریڈرز میں کتب کے ذخیرہ کرنے کی گنجائش بہت زیادہ ہوتی ہے اور آپ سہولت کے ساتھ بہت سی کتب آسانی اپنی جیب میں رکھ سکتے ہیں۔

☆آج کل جدید موبائل فونز پر بھی آپ مطالعہ کر سکتے ہیں اور موبائل فون میں ریڈر کے طور پر کتب ذخیرہ کر سکتے ہیں۔

Ebook الیکٹرونک فارمیٹ میں ایک ایسی کتاب ہے جسے کسی کمپیوٹر، لیپ ٹاپ، ٹیبلٹ، سمارٹ فون وغیرہ پر ڈاؤن لوڈ کر کے سکرین پر پڑھا جا سکتا ہے۔ان کتب کے بے شمار فوائد میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

1:ان کو حاصل کرنے کا طریق نہایت ہی سہل ہے۔آپ اپنے دوست احباب سے یہ کتب حاصل کر سکتے ہیں یا براہ راست انٹرنیٹ کی مدد سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

2:یہ کتب فوری طور پر دنیا کے ہر ایک موضوع پر مہیا ہو سکتی ہیں۔

3:آپ ایک ہی جگہ پر بیٹھے بیٹھے منٹوں میں کتابیں ڈاؤن لوڈ کر کے مطالعہ شروع کر سکتے ہیں اور آپ کو کتاب خریدنے کیلئے کہیں جانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

4:اگر آپ کو کچھ معلومات فوری طور پر حاصل کرنی ہیں تو بغیر لائبریری گئے آپ صرف اپنے سمارٹ فون، ٹیبلٹ وغیرہ کی مدد سے حاصل کر سکتے ہیں۔

5:ان کو رکھنے کے لئے آپ کو کچھ بھی جگہ نہیں چاہئے۔آپ ایک بہت بڑی لائبریری اپنی جیب یا ایک کمپیوٹر میں محفوظ کر سکتے ہیں۔

6:زمانے کی تیز رفتاری کے باعث بسا اوقات مطالعہ کتب کا باقاعدہ وقت میسر نہیں ہوتا ایسے میں اس سہولت کے باعث جہاں بھی وقت میسر ہو مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔

7:اکثر کتب میں سرچ انجن کی سہولت کی بدولت معلومات فوری طور پر اخذ کی جا سکتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مکرم حافظ منظور احمد چیمہ صاحب

بورکینا فاسو میں دو بیوت الذکر کا افتتاح

بیت الذکر لوموگارا

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو کو ریجن بنفورہ (Banfora) کے ایک گاؤں (Loumogara) میں بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔

یہ گاؤں Banfora ریجن سے قریباً 70 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔یہ گاؤں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 2013ء میں جماعت احمدیہ کی آغوش میں آیا اور اس کے ساتھ ہی ان مخلصین نے اپنی نمازیں اور جمعہ علیحدہ کھلی جگہ پڑھنا شروع کر دیا۔اس کے بعد انہوں نے جماعت سے معلم کی درخواست کی اور معلم صاحب سے بچوں اور عورتوں نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا۔وہاں مخالفین نے مذاق اڑایا اور ان پر ہنستے تھے کہ تم لوگوں کے پاس بیت الذکر نہیں ہے۔اس لئے احمدیت چھوڑ کر ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ۔مگر یہ لوگ مستقل مزاجی سے احمدیت پر قائم رہے۔

اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے جماعت نے نومبر 2015ء میں یہاں بیت الذکر بنانی شروع کی اور اپریل 2016ء میں یہ بیت الذکر مکمل ہوئی۔مورخہ 6 مئی 2016ء کو محترم محمود ناصر ثاقب صاحب امیر و مشنری انچارج برکینا فاسو نے اس بیت الذکر کا افتتاح کیا۔

افتتاح کے موقعہ پر، جبکہ بڑی تعداد میں غیر از جماعت احباب موجود تھے، مکرم امیر صاحب نے احمدیت کا تعارف کروایا۔

افتتاح کے موقعہ پر شیف امام، میئر، پریفے (جس کو ہائی کمشنر نے اپنا نمائندہ بنا کر بھیجا) 7 گاؤں کے چیف اور 9 گاؤں کے امام تشریف لائے۔بعد از نماز جمعہ گاؤں والوں نے تمام حاضرین کو کھانا پیش کیا۔اس بابرکت تقریب کی کل حاضری 495 تھی۔

بیت الذکر اولا

محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ریجن ددوگی کی جماعت اولا (oula) میں بیت الذکر بنانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 15۔اپریل 2016ء کو اس بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر ایک چھوٹی سی تقریب کا انعقاد کیا گیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد گاؤں کے چیف نے خوش آمدید کہا۔انہوں نے کہا کہ یہ بیت الذکر تعمیر ہوگئی اور اب جبکہ اس میں نماز جمعہ پڑھنے کا موقع آیا تو کچھ لوگ ان کے پاس آئے اور ان کو کہا کہ آپ اس بیت الذکر کے افتتاح کی اجازت نہ دیں۔کیونکہ ایک گاؤں میں دو نماز جمعہ نہیں ہو سکتے۔اس پر انہوں نے کہا کہ میں مسلمان نہیں ہوں لیکن میرے نزدیک ہر ایک مذہب آزاد ہے اور بورکینا فاسو میں ہر ایک مذہب کو اس کے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت ہے اور انہوں نے جماعت کو اس بیت الذکر کے افتتاح کی اجازت دے دی۔

اس کے بعد مکرم صاحب امیر بورکینا فاسو نے خطاب کیا۔اس کے بعد بیت الذکر میں نماز جمعہ ادا کی گئی۔

یہاں پر اس بات کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ جب اس بیت الذکر کے افتتاح کا مخالفین کو علم ہوا تو انہوں نے اس کی شدید مخالفت شروع کر دی اور کہا کہ ایک گاؤں میں ہم دو نماز جمعہ نہیں ہونے دیں گے۔اس پر جب ہمارا وفد وہاں کے میئر اور چیف کو ملا اور ان کو ساری بات بتائی کہ جماعت احمدیہ امن اور محبت کا مذہب ہے۔اس پر انہوں نے ہمیں اس بیت الذکر کے افتتاح کی اجازت دے دی۔اس بیت الذکر کے افتتاح کے موقع پر 12 دوسری جماعتوں کے نمائندوں نے شرکت کی۔اس افتتاح پر کل حاضری 350 تھی۔

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب

حضرت مولوی خان ملک صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 29 جنوری 2014ء میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی کے حوالے سے ایک بڑے عالم فاضل لیکن نہایت سادہ اور شجاع رفیق حضرت خان ملک (کھیوال) کا نہایت ایمان افروز ذکر فرمایا۔

کھیوال ضلع چکوال کا ایک غیر معروف گاؤں ہے جہاں کے آپ رہنے والے تھے لیکن چوٹی کے عالم تھے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود نے 313 رفقاء کی فہرست میں 197 نمبر پر شمار کیا ہے۔

آپ کا بھیرہ، جلال پور شریف، کیمبلپور (اٹک) میں بھی جانا ثابت ہے۔ آپ کے صاحبزادے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب بھی 313 رفقاء میں سے تھے اور حضرت مسیح موعود نے ان کو 203 نمبر پر 313 رفقاء کی فہرست میں درج فرمایا ہے۔

حضرت مولوی خان ملک صاحب اور ان کے صاحبزادے حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کے بارہ میں والد صاحب کو جتنی معلومات تھیں والد صاحب نے ان کا ذکر بھیرہ کی تاریخ احمدیت میں کر دیا ہے۔

حافظ مبارک احمد صاحب نے اپنے دادا حضرت مولوی خان ملک صاحب کا رجسٹر روایات (رفقاء مسیح موعود) نمبر 11 کے صفحہ 166 سے 169 تک ذکر کیا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بعض ایمان افروز واقعات ہیں جن میں سے بعض کا ذکر اس طرح ہے۔

حضرت مولوی خان ملک صاحب جب پہلے پہل حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے سلام پہنچایا۔

فرمایا میں نے کئی بار مل کر حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ کھانا کھایا ہے۔ حضور مہمانوں کی خاطر مدارت بہت فرماتے تھے اور ان کا خاص طور پر خیال رکھتے تھے اور کھاتے وقت کلمات تسبیح حضور کی زبان پر جاری رہتے تھے۔

فرمایا حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بصدق نیت ایک ہفتہ میرے پاس رہے وہ لوگوں سے دلائل میں کبھی مغلوب نہیں ہوگا۔

حضرت مولوی خان ملک صاحب حضرت مسیح موعود کا ذکر کر کے اکثر رو پڑتے تھے۔ حضرت مولوی خان ملک صاحب فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا آپ کی عمر کیا ہے؟ میں نے عرض کی کہ حضور 95 سال کے قریب ہوگی۔ آپ نے فرمایا آپ 15 سال اور زندہ رہیں گے۔ 5 سال بعد میں پھر حاضر ہوا تو پھر دریافت فرمایا کہ آپ کی عمر کیا ہوگی؟ میں نے عرض کی 100 سال کے قریب ہوگی فرمایا 10 سال آپ اور زندہ رہیں گے۔ چنانچہ 110 سال کی عمر میں آپ فوت ہوئے اور بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے۔ یہ بھی لکھا ہے کہ حضرت مصلح موعود خلافت اولیٰ کے زمانے میں چکوال تشریف لے گئے۔ حضرت مولوی خان ملک صاحب پیرانہ سالی کے باوجود حاضر خدمت ہوئے اور ایک مصلّی نذر میں پیش کیا۔ بعد میں پوچھا گیا کہ آپ نے مصلّی کیوں خاص طور پر پیش کیا ہے تو فرمانے لگے کہ یہی تو مصلّی کا مالک ہے۔ مطلب ان کا یہ تھا کہ یہ خلافت کے مستحق ہیں۔

حضرت حافظ روشن علی صاحب نے ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی خان ملک صاحب اپنی شہرت کے لحاظ سے تمام پنجاب بلکہ ہندوستان میں بھی مشہور تھے اور اکثر علماء ان کے شاگرد تھے۔ حضرت مولوی خان ملک صاحب خلافت اولیٰ کے آخری ایام میں فوت ہوئے۔

ایک مشہور عالم دین اور نیکوکار بزرگ حضرت مولوی خان ملک صاحب مصنف قانونچہ کھوالی (عربی گرائمر) کو اتالیق مقرر فرمایا...... لیکن جلال پور (ضلع جہلم) کے پیرو مرشد جناب پیر حیدر علی صاحب نہیں اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مانگ کر لے گئے اور مخدوم صاحبان کے اتالیق مولوی صاحب موصوف کے فرزند ارجمند حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب مقرر ہوئے جنہوں نے تقریباً ساری عمر بھیرہ میں بسر کی۔ حضرت مولوی خان ملک صاحب جلال پور سے فارغ ہو کر کیمبلپور تشریف لے گئے پھر قادیان گئے اور 313 رفقاء میں شامل ہو گئے۔ وہیں فوت ہو کر بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

آپ کے پوتے حافظ مبارک احمد صاحب نے رجسٹر روایات میں لکھا ہے کہ آپ نے جلال پور میں نوکری اس لئے چھوڑی کہ پیر مظفر شاہ نے حضرت مسیح موعود کی شان میں ایک سخت کلمہ کہا اس پر آپ نے فرمایا میں آپ کے بچوں کو پڑھانے کے لئے تیار نہیں۔ (تاریخ احمدیت اٹک)

نصر اللہ خان ناصر و عاصم جمالی نے لکھا ہے۔

کیمبلپور (اٹک) کے بڑے بڑے مولوی (حضرت مولوی خان) ملک صاحب کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔ ان کے دوستوں نے اعتراض کیا کہ مرزائی کی اتنی تعظیم کیوں؟ تو وہ جواب دیتے کہ علم کی قدر ہے۔ (ص228)

آپ کی ولادت 1803ء کی بنتی ہے۔ بیعت کا سن متعین نہیں ہو سکا تاہم ابتدائی رفقاء میں سے تھے اور وفات 110 سال کی عمر میں 1913ء کی ہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

مکرم نذیر احمد مظہر صاحب

بے خوابی کا غذائی علاج اور احتیاطی تدابیر

بے خوابی کا گھریلو غذائی علاج

☆سونے سے قبل چند کیلے ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

☆سفوف گل بنفشہ (Violet Flower) ایک تا دو چھوٹے چمچ چائے والے ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ساتھ سوتے وقت استعمال کریں اس سے نہ صرف نیند آئے گی بلکہ قبض کا بھی ازالہ کرتا ہے۔

☆سفوف تخم خشخاش (Poppy Seeds) مذکورہ طریق کے مطابق استعمال کریں۔

☆نشاستہ سے بھرپور غذا سونے سے 4 گھنٹہ قبل کھانے سے خوب نیند آتی ہے۔ نشاستہ سے دو کیمیکل (Serotonin) اور (Tryptophan) کا لیول بڑھ جاتا ہے جو نیند لانے میں معاون ہیں۔

☆یہی عمل Turkey کے گوشت اور چوزے کے گوشت سے بھی واقع ہوتا ہے۔

درج ذیل کھانے نیند لانے میں معاون ہیں۔

دودھ اور دودھ کی مصنوعات، پنیر، سویابین اور اس کی مصنوعات، مغزیات جیسے بادام وغیرہ۔ آبی غذائیں مچھلی وغیرہ۔ تمام گوشت بشمول مرغی، چاول، جَئی کا دلیہ، انڈا، کھمب تمام قسم کے سالم غلّہ جات وغیرہ۔

بے خوابی کا جڑی بوٹیوں کے ذریعہ علاج

☆سفوف گل بنفشہ (Violet Flower) ایک چمچ نیم گرم دودھ کے ساتھ کھائیں یہ نہ صرف نیند لاتا ہے بلکہ قبض کا بھی ازالہ کرتا ہے۔

☆سفوف اسطوخودوس (Lavender) ایک چمچ ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ہمراہ سوتے وقت استعمال کریں۔ نیند لانے کے علاوہ پرانے سر درد و مائی گرین و نزلہ میں بھی مفید ہے۔

☆سفوف خشک دھنیا (Dry Coriander) ایک چمچ ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔

☆سفوف بال چھڑ (Valerian) آدھی چمچ سوتے وقت یا حسب ضرورت کم و بیش کر سکتے ہیں۔ بازار سے گولیوں اور کیپسولوں کی شکل میں مل سکتا ہے۔

☆سفوف گل صلیبی (Passion Flower) یا (Passiflora) ایک گلاس نیم گرم دودھ کے ہمراہ استعمال کریں۔ اس کی گولیاں کیپسول، ٹنکچر بازار سے مل سکتا ہے۔

تمام ادویات کو بدل بدل کر استعمال کریں یہ ادویات ایلوپیتھک نیند آور ادویات سے بدرجہا بہتر ہیں۔

بے خوابی کے لئے مفید تدابیر

☆صبح کے وقت جلدی اٹھیں اور رات کو جلدی سوئیں دن کے وقت ہرگز نہ سوئیں۔

سونے جاگنے کے اوقات مقرر کریں اور ان کی پابندی کریں۔ اگر دن کے وقت مجبوراً سونا ہی پڑے تو آدھا گھنٹہ سے زیادہ نہ سوئیں۔

دن کے وقت سونے سے انسان پیشگی نیند پوری کر لیتا ہے لہٰذا نیند نہیں آتی۔

☆حسب حالات مناسب جسمانی ورزش کے ذریعہ جسم کو تھکائیں تو رات کو بخوبی نیند آئے گی۔

سیر اور چہل قدمی بہت مفید عمل ہے۔ یوگا ورزشیں بھی بہت مفید ہیں۔

☆بالخصوص سونے سے قبل پریشانی اور ہم و غم کو ذہن سے دور رکھیں خالی الذہن ہو کر سوئیں۔

اپنی سوچ مثبت رکھیں۔ مثبت اعمال مثبت سوچ پیدا کرتے ہیں۔

☆کمرہ ہوادار ہونا چاہئے اگر اسے روغن چنبیلی، موتیا وغیرہ سے معطر کیا جائے تو بہت مفید عمل ہے۔

☆محرک اشیاء مثلاً چائے، کافی، کوک، الکحل، تمباکو نوشی، گرم و خشک مسالہ جات سے حتی الوسع پرہیز کریں۔ یہ چیزیں نتیجۃً نیند اڑاتی ہیں۔ نیز بعض ایلوپیتھک ادویات نیند کو اڑاتی ہیں۔ ان کو بھی ذہن میں رکھیں۔

☆سر کی چوٹی اور کن پٹیوں کا مساج کریں۔ ان حصوں میں بعض آکوپنکچر پوائنٹس ہیں جن کو ملنے سے نیند آتی ہے۔

☆اگر پیشاب کے لئے جانا نیند میں خلل انداز ہوتا ہے تو سونے سے قبل پانی یا کوئی مشروب نہ پئیں۔

☆صبح جلدی اٹھیں گے تو رات جلدی نیند آئے پس اس کو معمولی زندگی بنائیں سارا دن جسم کو تھکائیں بہت مؤثر حل ہے۔ گہری لمبی سانسیں لینا معاون ہے۔

☆نیند آور ایلوپیتھک ادویات سے پرہیز کریں یہ مضر بھی ہیں اور عادی بھی بناتی ہیں۔

نشاستہ سے بھرپور غذائیں نیند آور ہیں مگر عین سونے سے قبل بھاری کھانا کھانا اور سو جانا صحت کو خراب کرتا ہے۔

بے خوابی کا ہومیو علاج

بے خوابی کے لیے Nux.V 30 سوتے وقت ایک خوراک استعمال کریں۔ بہت مفید دواء ہے۔

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

دو حقیقتیں۔ کل اور آج

قومی اخبارات کی ایک خوشکن خبر یہ ہے۔

پاکستان یورپ کے نیوکلیئر ریسرچ کے سب سے بڑے ادارے سرن (Cern) کا ممبر بن گیا ہے۔ پاکستان سرن کا ممبر بننے والا پہلا ایشیائی ملک ہے، بھارت نے کئی بار درخواست دی ہے لیکن یہ تاحال منظور نہیں ہوئی۔ ترجمان پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے مطابق نیوکلیئر ریسرچ کا یہ ادارہ پاکستان کے سائنسدانوں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرائے گا۔ پاکستان ''سرن'' کا ممبر بننے والا پہلا ایشیائی ملک ہے۔ ''سرن'' کا صدر دفتر جنیوا میں ہے۔

(نوائے وقت یکم اگست 2015ء)

مدیر سر راہے کا پُر مسرت تبصرہ

نوائے وقت 2/اگست کے کالم سر راہے میں یہ شاندار تبصرہ کیا گیا ہے۔ ''پاکستان یورپی نیوکلیئر ریسرچ ادارے سرن کا رکن بن گیا۔ بھارتی درخواست نامنظور...... یورپ کا یہ نیوکلیئر ریسرچ کا ادارہ ''سرن'' اب پاکستان کے ایٹمی سائنس دانوں کو جدید ٹیکنالوجی کی تربیت دے گا جس سے پاکستانی ایٹمی سائنس دانوں کی استعداد کار میں اضافہ ہوگا۔ یورپی نیوکلیئر ٹیکنالوجی کی ترقی سے پاکستانی بھی مستفیذ ہوں گے...... یہ حقیقت میں پاکستانی ایٹمی سائنس دانوں کیلئے ایک اعزاز کی بات ہے کہ ان کی مہارت اور ایٹمی میدان میں پاکستانی ریسرچ کو عالمی سطح پر تسلیم کیا گیا ہے اور عالمی تحقیقاتی ادارے بڑے اطمینان سے پاکستان کو اپنے اداروں کا ممبر بنانے میں فخر محسوس کر رہے ہیں۔'' (نوائے وقت 2/اگست 2015ء)

قارئین کرام! نوائے وقت کی مندرجہ بالا خبر اور اس پر مدیر سر راہے کا عمدہ تبصرہ پڑھ کر خاکسار کو ایک انگریزی مضمون یاد آ گیا جو معروف احمدی سائنسدان ڈاکٹر منصورہ شمیم کا تحریر کردہ ہے یہ مضمون محترم ایڈیٹر صاحب الفضل نے خاکسار کو ترجمہ کیلئے ارسال فرمایا تھا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترجمہ موقر الفضل میں 25/اگست 2012ء کو شائع ہوا جس میں سے دو اہم اور متعلقہ امور خاکسار قارئین الفضل کی ضیافت طبع کیلئے قندمکرر کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہے۔

(الف) Cern لیبارٹری کا تعارف

ڈاکٹر منصورہ شمیم متذکرہ مضمون میں تحریر کرتی ہیں: (ترجمہ) ''دوسری عالمی جنگ ختم ہونے کے صرف تین سال بعد ایک نوبیل انعام یافتہ ماہر طبیعات Louis De Bro Glie نے ایک یورپی فزکس لیبارٹری کی تجویز پیش کی۔ شروع میں بارہ ملکوں نے ایک معاہدے پر دستخط کئے اور اس طرح یورپین نیوکلیئر ریسرچ کونسل یعنی Cern (سرن) قائم ہوئی۔ (دراصل یہ فرانسیسی الفاظ کا مخفف ہے جس کا مطلب یورپین آرگنائزیشن فار نیوکلیئر ریسرچ ہے۔ ناقل) 1952ء میں لیبارٹری کے مقام کے لئے سوئٹزرلینڈ کے شہر جنیوا کا انتخاب کیا گیا۔ مختلف ذرات کے درمیان زبردست تصادم پیدا کرنے کے لئے LHC کی منظوری 1995ء میں دی گئی۔

(دیکھئے ''الفضل'' 25/اگست 2015ء صفحہ 5)

(ب) روابط کی ابتدا کیسے ہوئی

اب ڈاکٹر عبدالسلام صاحب اور Cern کے حوالے سے دوسری اہم بات پڑھتے ہیں:۔

ڈاکٹر منصورہ شمیم تحریر کرتی ہیں۔

''پاکستان کا سرن لیبارٹری سے تعارف کا سلسلہ پاکستان کے واحد نوبیل لارئیٹ ڈاکٹر عبدالسلام کی وساطت سے 1960ء کی دہائی تک پیچھے جاتا ہے۔ کمزور نیوٹرل کرنٹ کا وجود، جس کی پیش خبری ڈاکٹر عبدالسلام، سٹیون وین برگ اور شیلڈن گالاشاؤ نے اپنے اپنے طور پر الگ الگ دی تھی، 1973ء میں Cern میں تجربات کے ذریعے ثابت ہوگیا انہیں اس دریافت پر 1979ء میں مشترکہ طور پر نوبیل پرائز دیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالسلام کی تجویز پر پاکستان اور سرن کے درمیان ایک غیر رسمی تعاون قائم ہوگیا۔ Cern کی جانب سے Owen Lock اور پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (PAEC) نے اس سلسلے میں اہم کردار ادا کیا۔ اس دوران پاکستان سے نظریاتی ماہرین طبیعات کو کم مدتی قیام کے ذریعہ Cern میں کام کرنے کے مواقع ملنے لگے یہ 1997ء کی بات ہے کہ CMS Detectors کیلئے آٹھ مضامین مقناطیسی Supports (سہارہ۔ ٹیک) تیار کرنے کیلئے PAEC (پاکستان اٹامک انرجی کمیشن) اور Cern کے درمیان ایک ملین (دس لاکھ) سوئس فرانک کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ 2000ء میں Resistive Plate Chambers تیار کرنے کے لئے ایک اور معاہدہ ہوا۔''

(دیکھئے الفضل 25/اگست 2012ء)

(ج) صاحب علم مضمون نگار جناب محمد احمد کے مضمون کا ایک حوالہ

جید انگریزی مضمون نگار جناب محمد احمد کا ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے متعلق ایک مضمون بعنوان Unmourned in his own Country انگریزی اخبار The News کی 21 نومبر 2012ء کی اشاعت میں شامل ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ خاکسار کو اس مضمون کا ترجمہ کرنے کی توفیق و سعادت حاصل ہوئی جو موقر الفضل 14 ستمبر 2013ء میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا ایک مختصر سا اقتباس درج ذیل ہے۔

Cern میں ایک سڑک ڈاکٹر عبدالسلام کے نام سے موسوم ہے

''ہگز بوسان جس کی ڈاکٹر عبدالسلام نے پیشگوئی کی تھی اور اس کام کو آگے بڑھایا تھا اب سرن (Cern۔ جنیوا) کے تحقیقی مرکز میں ہے۔ سرن میں دنیا کی سب سے بڑی پارٹیکل فزکس لیبارٹری ہے۔ سرن نے کائنات کی تخلیق سے متعلق بنیادی جوابات کی تلاش میں تاریخ کا سب سے بڑا تجربہ کیا اور وہاں (سرن میں) ڈاکٹر عبدالسلام کے اعزاز میں ایک سڑک کا نام ان کے نام پر رکھا گیا ہے۔''

(الفضل 14 ستمبر 2013ء)

مندرجہ بالا خبریں اور حقائق پڑھ کر جناب عبدالمجید سالک کا یہ شعر یاد آتا ہے۔

ہمارے ڈوبنے کے بعد ابھریں گے نئے تارے
جبین دہر پر چھٹکے گی افشاں ہم نہیں ہوں گے

☆☆☆☆☆☆☆

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم رانا عظمت علی سہیل صاحب معلم وقف جدید تتلے عالی ضلع گوجرانوالہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے کامران احمد ابن مکرم قیصر محمود صاحب نے 8 سال کی عمر میں قرآن کریم کا ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ مورخہ 3 جولائی 2016ء کو تقریب آمین منعقد ہوئی۔ مکرم عطاء الوحید احمد صاحب مربی ضلع گوجرانوالہ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ بچے کو قرآن پڑھانے کی سعادت خاکسار کے اور بچے کی والدہ کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم قاسم احمد نگری صاحب معلم وقف جدید چک نمبر 363/E.B گگو منڈی ضلع وہاڑی تحریر کرتے ہیں۔

مکرم نور احمد اٹھوال صاحب صدر چک نمبر 373/E.B کی دو بیٹیوں صالحہ نور اور افشاں نور نے 16 جون 2016ء کو قرآن کریم ناظرہ کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے۔ بچیوں کی عمر 10 سال ہے۔ مکرم خالد محمود بھٹی صاحب انسپکٹر تربیت وقف جدید نے بچیوں سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ قرآن کریم پڑھانے کی سعادت بچیوں کی والدہ اور خاکسار کے حصہ میں آئی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچیوں کو قرآن کریم کے معارف سیکھنے، سمجھنے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب آمین

❁ مکرم جواد احمد شاکر صاحب معلم وقف جدید بیت ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ تحریر کرتے ہیں۔

بیت ناصر آباد ضلع مظفر گڑھ کے تین بچوں عاقب عطا ولد مکرم عطاء اللہ صاحب، ساجد محمود ابن مکرم محمد صادق صاحب اور تیمور احمد ابن مکرم محمد اصغر صاحب نے قرآن کریم ناظرہ مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی۔ ان کی تقریب آمین مورخہ 6 جولائی 2016ء کو بعد نماز عید الفطر ہوئی۔ ان سے خاکسار نے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کو قرآن پڑھنے، سمجھنے اور اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

داخلہ انٹرمیڈیٹ کلاسز

❁ گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ انٹر سال اول میں ایڈمیشن کا آغاز ہوگیا ہے۔ داخلے کی خواہشمند طالبات دفتر کالج ہذا سے فوری رابطہ کر کے پراسپکٹس اور داخلہ فارم حاصل کر لیں۔

(پرنسپل گورنمنٹ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ)

ضرورت نانبائی و ویٹرز

❁ فاران ریسٹورنٹ مبشر مارکیٹ دار الرحمت غربی ربوہ میں ایک فل ٹائم نان بائی اور چند پارٹ ٹائم ویٹرز کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات ان فون نمبرز پر رابطہ کریں۔

0334-6215901,0331-7729338

047-6213653

(ناظر زراعت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

☆☆☆☆☆☆☆

تبصرہ کتب

وقت جو گزرتا ھے

نام کتاب: وقت جو گزرتا ہے
مصنف: پروفیسر محمد اکرام احسان
صفحات: 272
ناشر: احسن پبلیکیشنز فیصل آباد

زیر تبصرہ کتاب ''وقت جو گزرتا ہے'' جناب پروفیسر محمد اکرام احسان صاحب کی ساتویں تصنیف ہے۔ اس سے پہلے راگنی، دھواں دھواں محبتوں کے سلسلے، سفر خواب، کیا اسے یاد نہیں اور عکس حقیقت کے نام سے ان کی تصانیف شائع ہو کر ادبی دنیا میں اپنی پہچان بنا چکی ہیں اور اب پروفیسر محمد اکرام احسان کا مختصر افسانہ نویسی کے ضمن میں نام معتبر ہو چکا ہے۔ آپ اپنی پہلی تصنیف راگنی کی اشاعت کے بعد سے ہی ادبی دنیا میں اپنی پہچان بنا کر تابندہ ہو چکے ہیں ان کی پہلی کتاب 2009ء میں شائع ہوئی اور پھر اس کے بعد آپ نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا ایک کے بعد ایک شاہ پارہ ادبی دنیا کی زینت بنتا گیا۔ بلاشبہ آپ کی تحریروں میں انفرادیت کا نقش بہت نمایاں نظر آتا ہے۔

آپ کے لب ولہجہ میں ایک نیا قرینہ اور انداز ملتا ہے۔ بڑے موضوع کو اختصار کے ساتھ بیان کرنے کا فن آپ کو خوب آتا ہے۔ آپ کی تحریروں میں ہمیں اپنے اندر جھانکنے اور اپنے آپ کو ٹٹولنے کی مسلسل دریافت کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے۔ ان کی تحریریں جدوجہد مسلسل کی طرف توجہ دلاتی ہیں۔ جگہ جگہ وہ ہمیں اپنی یادوں اور تجربات میں شریک ہونے کی دعوت بھی دیتے نظر آتے ہیں اور اپنا محاسبہ کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے بھی۔ ایسے لگتا ہے کہ انہیں کسی کی ہمدردی یا شہرت درکار نہیں اور نہ وہ اس کے آرزومند دکھائی دیتے ہیں وہ تو صرف اور صرف ایک فریضہ ادا کر رہے ہیں اور وہ ہے ایک خوبصورت اور حسین معاشرے کا قیام۔ یہی ان کا خواب بھی ہے اور یہی ان کی جستجو بھی ہے۔

ان کی تحریروں میں کہیں کہیں ایک اداس راگنی کے مختلف اجزاء اور عناصر دکھائی دیتے ہیں اور الگ الگ ہونے کے باوجود ان میں ایک ایسی باہمی وحدت اور یک رنگی ہے کہ ان کو ملا کر دیکھنے سے ایک بہت حسین جمالیاتی تصور ابھر کر سامنے آجاتا ہے۔ ان کی ان سب تحریروں یعنی مختصر افسانوں میں ایک بات بہت نمایاں ہے اور وہ ہے امید آفرینی۔ ان کے سامنے کسی بھی قسم کی مایوسی کی رمق بھی نہیں ملتی بلکہ ہر قسم کی مایوسی ان کے آگے سرنگوں سی دکھائی دیتی ہے۔ امید آفرینی اور بہجت انگیزی کی بہت نمایاں جھلک ان کے ان مختصر افسانوں کا خاصہ ہے جو کہ ہمیں ان کی اس نئی تصنیف میں نظر آتا ہے۔ ان کی اس کتاب کا مطالعہ کر کے یہ احساس بھی شدت سے ابھرتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ آپ ہمیشہ بدلتے ہوئے حالات میں بھی نئی شام وسحر کا استقبال کرنے کے لئے آمادہ ومستعد ہیں۔ فضا اور ماحول میں الجھے ہوئے دھویں کا عکس بھی ان کو صاف دکھائی دیتا ہے اور وہ بہار سے زیادہ خزاں کو اپنے مزاج سے ہم آہنگ پاتے ہیں ان کے نزدیک زندگی میں فرحت و سکون اور انبساط وقرار تقریباً ناپید ہیں کہ ہر شے پر خزاں کی افسردگی کا عجیب سا رنگ بھرا ہے لیکن وہ پھر بھی شعلہ امید کی لو کو روشن کئے اس ماحول میں زمانے کے ستم برداشت کرتے ہوئے اپنا ادبی فریضہ بخوبی ادا کر رہے ہیں۔

کتاب میں بہت سے اہل علم وقلم ادبی شخصیات کی آراء اور تبصرے موجود ہیں جن میں جناب پروفیسر صاحب کی ادبی خدمات کا بھرپور اعتراف کیا گیا ہے اور موجودہ افسانوی ادب میں ان کو اختصار نویسی کا بادشاہ قرار دیا گیا ہے۔ کتاب کے آخر میں انہوں نے شعری ذوق رکھنے والے احباب کی رہنمائی کے لئے گرائمر بسلسلہ اشعار کے عنوان سے رہنمائی کی خاطر بعض اہم اصول وقواعد بھی رقم کئے ہیں۔ خدا کرے کہ ان کے بربط سے اسی طرح اور بھی دلکش اور دلنواز تحریریں نکلتی رہیں اور وہ اہل ذوق کے ادبی شوق کی تسکین کا سامان ہوں۔ بلاشبہ وقت جو گزرتا ہے بہت کامیاب کاوش ہے اور یقیناً اردو ادب میں ایک خوبصورت اضافہ ہے۔ خوبصورت طباعت اور سرورق کے ساتھ یہ کتاب واقعی پڑھنے کے لائق ہے۔ اللہ تعالیٰ پروفیسر صاحب کی عمر اور صحت میں برکت عطا کرے۔ آمین

(پروفیسر عبدالصمد قریشی)

☆............☆............☆

دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری لاہور

قیام پاکستان سے قبل 1908ء میں دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری کا قیام عمل میں آیا تھا۔ قیام پاکستان سے قبل بھی اس لائبریری کا شمار بہترین لائبریریوں میں ہوتا تھا۔ مہاراجہ رنجیت سنگھ کے ایک جرنیل سردار ویسا سنگھ کے پوتے اور امرتسر کے گورنر سردار نہا سنگھ کے بیٹے سردار دیال سنگھ نے اپنی موت سے کوئی اڑھائی سال پہلے 15 جون 1895ء کو اپنی آخری وصیت میں لکھا کہ میری جائیداد میں جمع سرمائے سے ساٹھ ہزار روپیہ نقد کی مد سے شہر لاہور کے قریب ایک موزوں عمارت حاصل کی جائے اور اس میں ایک پبلک لائبریری قائم کی جائے اور اس کے کھلنے کے اوقات میں عام لوگوں سے کتابوں، اخبارات اور رسائل کے مطالعہ کا کوئی معاوضہ نہ لیا جائے۔ سردار سوہن اس لائبریری کے پہلے لائبریرین تھے۔ 1920ء میں جب نئی لائبریری بلڈنگ کا منصوبہ بنانے کا مرحلہ پیش آیا تو دیال سنگھ کی ذاتی رہائش گاہ کو گرا کر اس کی جگہ ایک نئی روایتی لائبریری کی تعمیر کی گئی اور 1928ء میں عمارت مکمل ہوئی۔ نئی عمارت میں کتب خانہ میں تیس ہزار اعلیٰ کتب کا ذخیرہ محفوظ تھا لیکن 1947ء کی ہنگامہ آرائی سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ دیال سنگھ ٹرسٹ لائبریری میں کچھ عرصہ قبل 1 لاکھ 41 ہزار 424 کتابیں موجود تھیں۔ 1958ء میں حکومت پاکستان نے لائبریری کے انتظام کیلئے ٹرسٹ مقرر کیا۔ 1964ء میں اسے متروکہ املاک بورڈ کی تحویل میں دے دیا گیا اور لائبریری کو عوام کیلئے کھول دیا گیا۔ لائبریری کا ایک نمایاں پہلو یہاں پر ایک باقاعدہ ریسرچ سیل کا قیام ہے۔ اس ریسرچ سیل میں دینی موضوعات پر تحقیقی کام کے علاوہ کتب خانے میں موجود مخطوطات کے گراں قدر خزانے کی تفصیلی فہرست کی تیاری کا کام ہے۔ کتب خانے میں تقریباً 20 ہزار انگریزی میں اور اٹھارہ ہزار سے زائد کتابیں مشرقی علوم پر موجود ہیں اردو میں 33 ہزار کتابیں ہیں۔ کتب خانے میں جرائد ورسائل کی بھی ایک معقول تعداد موجود ہے۔ رسائل وجرائد کی تعداد 175 ہے۔ اور روزانہ اخبارات کی تعداد 17 ہے۔ سمعی وبصری آلات پر مشتمل ایک شعبہ قائم ہے جس میں مائیکرو فلم، مائیکرو فش ریڈرس اور ٹی وی سیٹ وغیرہ شامل ہیں۔ ہر سال تقریباً تین ہزار کتابوں کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ کتب خانہ میں ایک ہزار قلمی نسخے بھی موجود ہیں۔ حال ہی میں کمپیوٹر کی سہولت بھی شروع کی جا چکی ہے۔

(روزنامہ دنیا 16 جنوری 2016ء)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 25 جولائی

طلوع فجر	3:44
طلوع آفتاب	5:17
زوال آفتاب	12:15
غروب آفتاب	7:13
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	38 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	29 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

25 جولائی 2016ء

6:15 am	خدام واطفال الاحمدیہ کلاس سویڈن
9:50 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور کا دورہ مشرق بعید
5:50 pm	خطبہ جمعہ 3 ستمبر 2010ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ

ضرورت آیا
فیوچر ریس سکول کو محنتی آیا کی ضرورت ہے جو سکول کی ڈسٹنگ اور صفائی کر سکیں۔
رابطہ 0332-7057097, 047-6213194

اٹھوال فیبرکس
بوتیک هی بوتیک لان کی تمام ورائٹی پر زبردست
سیل۔ سیل۔ سیل
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ اعجاز احمد اٹھوال: 0333-3354914

فیصل کراکری اینڈ الیکٹرونکس
سیل۔ سیل۔ سیل
Haier مائیکروویو اوون پر زبردست سیل
یہ آفر محدود مدت اور محدود سٹاک پر ہے۔
Haier کے ربوہ میں بااختیار ڈیلر
ریلوے روڈ ربوہ: 0323-9070236

طارق آٹوز اینڈ جنریٹر سپیئر پارٹس
ہمارے ہاں تمام جنریٹروں کے سپیئر پارٹس مناسب قیمت پر دستیاب ہیں۔ نیز جنریٹروں کی مرمت کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ٹول کی ورائٹی بھی مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔
دارالرحمت شرقی ریلوے روڈ ربوہ: 0331-7721945

FR-10

النور گارمنٹس
مردانہ، بچگانہ، پینٹ شرٹ، شلوار قمیض، سکول یونیفارم
عمدہ ورائٹی مناسب دام
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ: 0321-7706542

آپ لوگوں کے بھرپور اعتماد کا شکریہ اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
النور لیدر ہاؤس کا شاندار آغاز ہو چکا ہے۔
ہینڈ کیری، اٹیچی بیگ، سکول بیگ، اور لیڈیز پرس کی تمام ورائٹی دستیاب ہے۔

BETA®
PIPES
042-5880151-5757238